٢ ۶/۱۲۷

حیاتِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچوں کے لیے

۱

ولادت

خانہ فرہنگ جمہوریہ اسلامی ایران۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

(یقینا تمہاری طرف تم ہی میں سے رسول خدا تشریف لائے۔ ان پر ہر وہ چیز گراں ہے جو تمہیں تکلیف دے اور تمہاری بھلائی کی انہیں بہت آرزو ہے۔ وہ مومنین پر بہت ہی کرم اور مہربان ہیں۔)

سیرت طیبہؐ پر بہت سی کتابیں مختلف اوقات میں مختلف علماء نے تحریر فرمائی ہیں جن میں حضور علیہ السّلام کی فعّال اور پُرعمل مقدّس زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی بہت کم مسلمان عوام آپ کی پاکیزہ زندگی کے نشیب و فراز سے آگاہی رکھتے ہیں۔

اس مقصد کے پیش نظر ہم حیاتِ پاکِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو سادہ زبان میں تصویروں کے ساتھ مزیّن کر کے سلسلہ وار شائع کر رہے ہیں تاکہ جہاں بچّوں کے لیے بالخصوص مفید اور دلچسپ ثابت ہو وہاں اُن بزرگوں کے لیے روشنی بخش ہو جو گہرے مطالعے کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس کوشش میں اللہ تعالےٰ کی توفیق ہمارے شامل حال ہوگی اور سیرتِ اقدس کی عمومی اِشاعت کے لیے اُٹھایا ہوا ہمارا یہ چھوٹا سا قدم کامیاب ہوگا۔

قارئین کرام سے اپنی مفید اور قیمتی آرار سے نوازنے کی استدعا ہے۔

وماتوفیقی إلّا باللہ علیہ توکلتُ وإلیہ اُنیب

مدیر

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامیہ ایران

کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

اور جس وقت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ خدا کے گھر کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے جاتے تھے۔

"اے پروردگار! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ انسانوں کی دُعا کا تو ہی سننے والا ہے اور ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز کو جانتا ہے۔

"اے اللہ ہمیں اپنا فرمان بردار بنا اور ہماری نسل میں سے اپنے فرمان بردار بندے پیدا فرما جو تیری راہ میں جان و مال قربان کریں ہمیں عبادت کے آداب تعلیم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ تُو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

"خداوندا۔ ہماری نسل میں ایک رسول پیدا فرما جو

۱۔ لوگوں کو تیری آیات سنائے اور تیری پہچان کرائے
۲۔ ان کو تیری کتاب کا علم دے اور تری شریعت کا قانون سکھائے
۳۔ ان کو علم اور دانائی عطا کرے اور دنیا کی پیدائش کے راز بتائے۔
٤۔ ان کے ظاہر و باطن کو پاک کرے اور ان کے اخلاق کو سنوارے اور
۵۔ ان کو عزت اور بڑائی دے۔

تو بڑی عزت اور دانائی کا مالک ہے۔"

چند تاجر مکہ سے شام کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں وہ ایک راہب کے پاس پہنچے جو دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف تھا۔ تاجروں میں سے چار اشخاص نے سوچا کہ راہب کے پاس جا کر اس سے گفتگو کریں۔ اس زمانے کے راہب بڑے علم والے ہوتے تھے اور ان کی باتیں عرب کے لوگوں کے لیے جو تجارت اور کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے، خاصی دلچسپ ہوتی تھیں۔

وہ راہب کی عبادت گاہ میں گئے اور اس سے باتیں کرنے کے لیے اس کے پاس بیٹھ گئے۔

راہب نے پوچھا۔

"کہاں سے آئے ہو"؟ انہوں نے جواب دیا۔

"مکہ سے"۔ راہب نے کہا۔

"خدا جلد ہی تمہارے درمیان ایک نبی پیدا فرمائے گا۔ اس کی دعوت کو لبیک کہنا۔ اس سے فیض حاصل کرنا اور حق کی طرف راہنمائی پانا۔"

تاجروں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا نام کیا ہوگا؟" راہب نے جواب دیا۔

"محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

اس کے بعد راہب گرجے میں واپس چلا گیا اور تاجر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

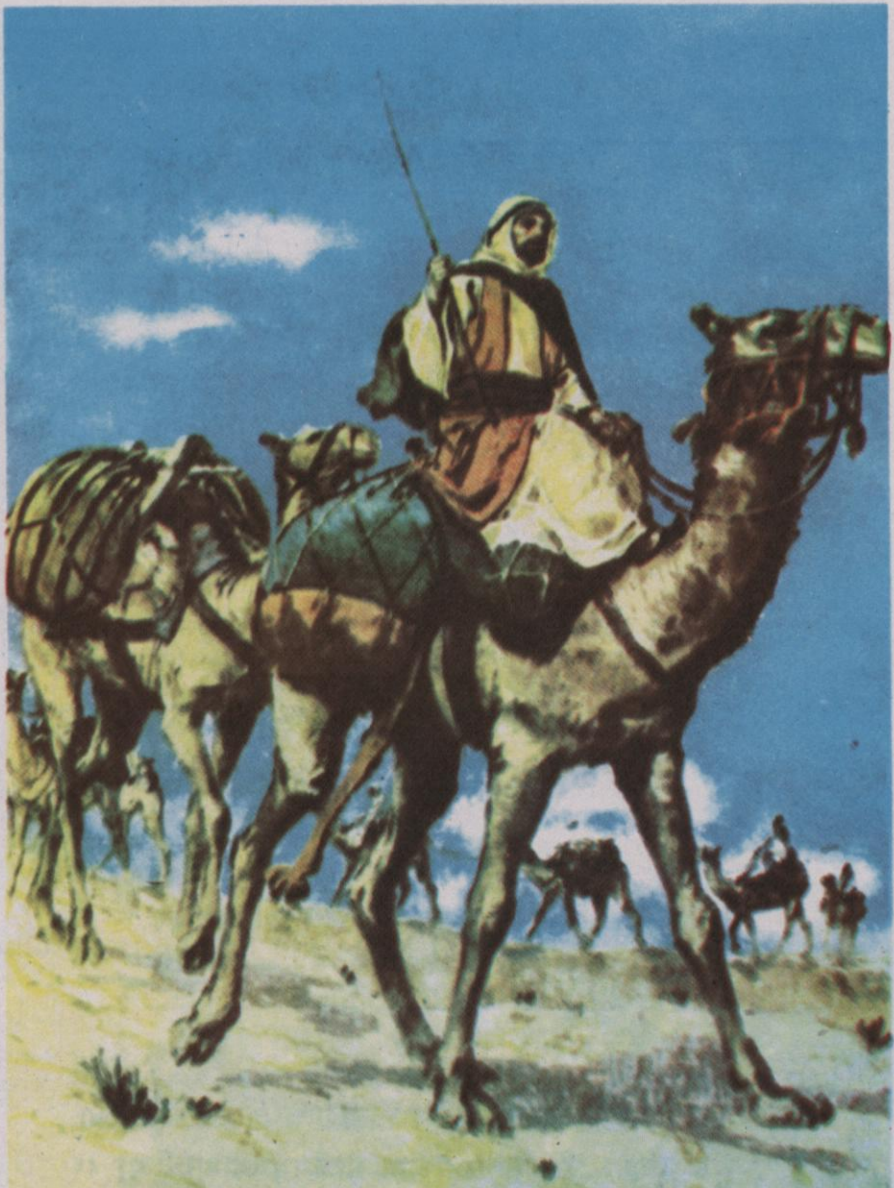

راستے میں وہ راہب کی باتوں پر غور کرتے رہے اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے دل میں عہد کیا کہ اگر اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام محمدؐ رکھے گا۔ شاید کہ وہ آنے والا نبی جس کی پیش گوئی راہب نے کی ہے، اسی کی نسل سے پیدا ہو۔

ایک رات عبد المطلب نے خواب میں ایک درخت دیکھا جو اتنا اونچا تھا کہ آسمان میں پہنچا ہوا لگتا تھا اور اتنا تناور تھا کہ مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا دکھائی دیتا تھا اور اتنا روشن تھا کہ چاروں طرف اس سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

انھوں نے دیکھا کہ ساری دنیا کے لوگ اس کے آگے جھکے ہوئے ہیں اور وہ درخت ہر دم بڑھتا جا رہا ہے اور نور کی شعاعیں بھی اس کی دم بدم تیز ہو رہی ہیں۔

انھوں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لٹکے ہوئے ہیں۔ قریش کا ایک گروہ اسے کاٹنا چاہ رہا ہے لیکن جونہی وہ لوگ اس غرض سے اس کے نزدیک جاتے ہیں، ایک نورانی چہرے والا شریف و باوقار آدمی انہیں دور بھگا دیتا ہے۔ عبد المطلب خود اپنا ہاتھ لمبا کر کے اس کی شاخ سے کچھ توڑنا چاہتے ہیں لیکن ان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ وہ ہڑبڑا کر نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں۔۔۔

عبد المطلب دیر تک تنہائی میں اس خواب کے نظاروں میں کھوئے رہے اور اس پر بہت غور کیا لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ پس اُٹھ کر قریش کے ایک کاہن کے پاس اس کی تعبیر دریافت کرنے کے لیے چلے گئے۔ عربوں کی یہ عادت تھی کہ سفر۔ شادی اور خواب کے بارے میں کاہنوں سے ضرور مشورہ لیتے تھے۔

جونہی عبد المطلب پریشان سی حالت میں کاہن کے پاس پہنچے تو کاہن نے پُوچھا۔

" خیر تو ہے عبد المطلب؟ گھبرائے ہوئے نظر آ رہے ہو۔" عبد المطلب نے جواب دیا۔

" میں نے ایک بہت پریشان کن خواب دیکھا ہے اور پھر کاہن سے اپنا خواب بیان کیا۔ اس نے کہا۔

" عنقریب تمہاری نسل سے ایک بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ ساری دنیا پر اس کی حکومت ہوگی اور سب لوگ اس کا دین اختیار کریں گے۔

عبد المطلب خوش خوش گھر واپس آئے اور اپنے فرزند ابو طالب سے یہ خواب بیان کر کے کاہن کی تعبیر کا بھی ذکر کیا اور کہنے لگے۔" شاید تم ہی وہ فرزند ہو جو نبی بننے والا ہے۔"

لیکن ابو طالب وہ فرزند نہ تھے۔ بلکہ وہ پیدا ہونے والا اپنی ماں آمنہ بنتِ وہب کے شکم مبارک میں زندگی کی منزلیں طے کر رہا تھا۔

آمنہ بغیر کسی درد یا تکلیف کے حاملہ ہوئیں۔ انہوں نے عورتوں سے سُن رکھا تھا کہ حمل کی تکلیفیں بہت سخت ہوتی ہیں لیکن خود انہیں ذرا سی بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں آپ بکثرت خواب دیکھتی تھیں۔ ایک رات اُنھوں نے خواب دیکھا کہ ان کے بدن سے ایک نور پھوٹا اس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

اور ایک رات جب وہ اسی طرح آرام کر رہی تھیں، انھوں نے ایک آواز سُنی جو ان سے کہہ رہی تھی۔

" آمنہ تمہارے شکم میں بہترین فرزند پرورش پا رہا ہے۔ جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ

رکھنا اور اس کو دنیا کی نظروں سے محفوظ رکھنا۔

آمنہ نے بیدار ہوکر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن کسی کو نہ پایا۔ بستر پر واپس گئیں کہ پھر سو جائیں لیکن انہیں نیند نہیں آئی۔ البتہ وہ آواز برابر انہیں پکار کر کہہ رہی تھی۔

"آمنہ جب اس فرزند کو جنم دو تو اس کا نام محمدؐ رکھنا"۔ ۔ ۔ ۔ آمنہ نے اس خواب کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کی۔

آخر کار ولادت کا وقت آن پہنچا۔ ایک بچّہ پیدا ہوا جو بہت خوب صورت اور پاک و پاکیزہ تھا۔ آمنہ نے فوراً بچے کے دادا کو اطلاع بھیج دی۔

عبدالمطلب کعبہ میں قریش کے سرداروں میں بیٹھے تھے کہ ایلچی نے آکر خوش خبری دی۔

"آمنہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔"

عبدالمطلب فرطِ مسّرت سے جھومتے ہوئے اُٹھے اور آمنہ کے پاس آئے۔ نوزائیدہ بچّے کو محبت سے گود میں اُٹھایا اور اسے کعبہ میں لے گئے۔ پھر واپس لاکر آمنہ کو دے دیا اور کہنے لگے۔

"میں نے اس بچّے کا نام قثم رکھا ہے۔"

ابو طالب کا ایک بیٹا قثم ثانی تھا جس کا نو برس کی عمر میں انتقال ہو گیا تھا۔ عبدالمطلب اس کی بے وقت موت سے سخت رنجیدہ تھے۔ لہٰذا انھوں نے چاہا کہ نوزاد کا نام اپنے مرحوم فرزند کے نام پر قثم رکھیں۔ لیکن آمنہ نے کہا۔

"مجھے خواب بشارت ہوئی ہے کہ بچے کا نام محمدؐ رکھوں"۔ عبدالمطلب نے بچے کو محبت سے اپنے سینے سے لگالیا اور اُسے چوم کر کہنے لگے ــــ "اس بچّے کو خدا بلند اقبال فرمائے"۔

یہودی یثرب کے شہر میں جسے اب مدینہ کہتے ہیں، عربوں کے ساتھ رہ رہے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انہیں ایک نبی کی آمد کا انتظار ہے جو آکر نُور کی طرف انسان کی رہنمائی کرے گا۔ جب وہ ظہور کرے گا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ کیونکہ ان کے وسیلے سے انسان کامیاب ہوگا۔

یہودیوں کے بعض عالم کہتے تھے کہ اب اس نور کے ظہور کا وقت ہے۔ اسی رات جب محمدؐ دنیا میں تشریف لائے ایک یہودی عالم فلک نے آسمان میں ایک ستارہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا۔ یہ نبیؐ کی ولادت کی دلیل تھی۔ وہ یہودی فوراً ایک مقام پر گیا اور اونچی آواز سے پکارا۔

"اے گروہ یہود۔ ! اے قوم یہود — !!

سارے کے سارے یہودی اس کے گرد اکٹھے ہو گئے اور اس سے پوچھنے لگے۔

" کیا ہوا ؟ ۔ کیا واقعہ ظہور میں آیا ؟" یہودی عالم نے کہا:

"ایک بہت بڑا واقعہ !" لوگوں نے پوچھا:

"وہ کیا" ؟ اس نے جواب دیا:

"احمدؐ ستارہ طلوع ہوا ہے"

اسی رات ایک یہودی قریش کی محفلوں میں گھومتا پھر رہا تھا اور کہتا تھا۔

" کیا تمہارے خاندان میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے ؟" لوگ حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر کہتے تھے:

"بخدا ہم نہیں جانتے" وہ یہودی کہتا تھا۔

"جو میں کہتا ہوں اُسے غور سے سُنو۔ آج رات اُمّت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے۔"

اگرچہ یہودی آپؐ کی آمد کے منتظر تھے لیکن جب آپؐ کا ظہور ہوا اور آپ نے انسانوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت دی۔ تو بہت سوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی باتوں کو باور نہ کیا۔

آپ کی ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے بہت سے اونٹ ذبح کئے اور آپؐ کی ولادت کی خوشی میں جشن منایا اور سرداران قریش کی دعوت کی۔ ضیافت کے بعد وہ آپؐ کو گود میں اُٹھا کر لائے اور یکے بعد دیگرے مہمانوں کے ہاتھوں میں دیا۔ سب نے آپ کو محبت و شفقت کے ساتھ اپنی گود میں لیا کیونکہ آپؐ یتیم پیدا ہوئے تھے اور آپ کے والد آپ کو دیکھنے سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

ایک سردار نے جواب دیا۔

"بچّے کا نام کیا رکھا ہے۔" عبدالمطلب نے جواب دیا۔

"اس کا نام ہم نے محمّدؐ رکھا ہے۔" دوسرے سردار نے تعجب سے کہا:

"یہ نام آپ نے کیسے انتخاب کیا۔ آج تک تو آپ کے شجرۂ نسب میں یہ نام موجود نہیں۔"

عبدالمطلب نہیں چاہتے تھے کہ انہیں بتائیں کہ اس نام کے لیے آمنہ کو خواب میں حکم ہوا تھا۔ کیونکہ آمنہ نے عبدالمطلب سے خواہش کی تھی کہ وہ اُن کے خواب کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ لہٰذا انہوں نے جواب دیا۔

"ہم نے اس بچے کا نام محمّدؐ اس لیے رکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک آسمانوں میں اور انسانوں کے نزدیک زمین میں یہ بچہ قابلِ تعریف ہو۔" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

مہمان اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ ان میں سے کسی کو بھی علم نہ تھا کہ یہ نوزاد محبت واحترام کے قابل ہے کیونکہ وہ اس لیے آیا ہے کہ ان کو ظلم اور گمراہی کے اندھیروں میں سے نکالے اور ہدایت کے نور ایمان کی روشنی کی طرف ان کی رہنمائی کرے۔ اور اس دعائے ابراہیم کی قبولیت کے نتیجے میں تشریف لایا ہے جو انھوں نے اس وقت اللہ کے حضور میں کی تھی جب وہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے۔ دُعا کے الفاظ یہ تھے۔

" ربّنا وابعث فیہم رسولاً منہم یتلو علیہم ایاتك ویعلّمہم الکتاب والحکمة ویزکّیہم انك انت العزیز الحکیم۔"

(خداوندا —— ہماری نسل میں سے ایک رسول پیدا فرما جو

۱۔ لوگوں کو تیری آیات سُنائے اور تیری پہچان کرائے

۲۔ ان کو تیری کتاب کا علم دے اور تیری شریعت کا قانون سکھائے

۳۔ ان کو علم اور دانائی عطا کرے اور دنیا کی پیدائش کے راز بتائے

۴۔ ان کے ظاہر و باطن کو پاک کرے اور ان کے اخلاق کو سنوارے اور

۵۔ ان کو عزت اور بڑائی دے۔

تُو بڑی عزت اور دانائی والا ہے۔)

(قرآن : ۲ : ۹ - ۱۲۸)